www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	اردو الفاظ	عربی الفاظ مترادفہ	نمبر شمار	اردو الفاظ	عربی الفاظ مترادفہ
۸	پاؤں (پیر)	رِجل۔ قدم (نیز دیکھیے "قدم") (۲)	۲۴	پورا کرنا۔ ہونا	تَمَّ اور اَتَمَّ۔ اَکْمَلَ۔ اَوْفٰی۔
۹	پتھر	حَجَر اور حِجارۃ۔ حَصَب			قَضٰی۔ اَسْبَغَ (۵)
		سِجّیل۔ (۳)		پوشیدہ ہونا	دیکھیے "چھپنا"
۱۰	پچھلا	اٰخِر۔ خَلْف (۲)	۲۵	پوشاک	لباس۔ کِسْوَۃ (۲)
۱۱	پچھتانا	نَدِم۔ حَسَر۔ سُقِطَ فِی یَدِہٖ (۳)	۲۶	پہاڑ	جَبَل۔ رَوَاسِی۔ طَود۔ صَخْرَۃ
	پراگندہ ہونا	دیکھیے "بکھرنا"			اَعْلَام (۵)
۱۲	پرانا ہونا	بَلِیَ۔ قَدِیم۔ عَتِیق (۳)	۲۷	پہچاننا	عَرَفَ۔ تَوَسَّمَ (۲)
۱۳	پردہ	غِطَاء۔ غِشَاوَۃ۔ غُلُف۔	۲۸	پہلا۔ پہل۔ پہلے	اَوَّل اور اُوْلٰی۔ سَابِق۔ قَبْل (۳)
		اَکْمَام۔ اَکِنَّۃ۔ سِتْر۔ حِجَاب	۲۹	پہلو (کروٹ)	جَنْب۔ جَنَاح۔ عِطْف (۳)
		عَوْرَۃ۔ سُرَادِق (۹)	۳۰	پہنچنا	بَلَغَ۔ اَصَابَ۔ افضٰی۔ نال
۱۴	پردہ کرنا	استتر۔ حجب۔ (۲)			تناوش۔ تعاطی (عطو) وصل
۱۵	پرورش کرنا	انشأ۔ اَنْبَتَ۔ رَبَا۔ رَبّٰی			مَسَّ۔ وَرَدَ (۹)
		کَفَّلَ (۵)	۳۱	پہنچانا	اَبْلَغَ اور بَلَّغَ۔ اَوْرَدَ۔ جبا (جبو)
۱۶	پڑھنا۔ پڑھانا	قَرَأَ اور اَقْرَأَ۔ تَلٰی۔ رَتَّلَ دَرَسَ			اَدْلٰی (دلو) (۴)
		اور دِرَاسۃ۔ املی (۵)	۳۲	پھاڑنا	خَرَقَ۔ قَدَّ۔ فَطَرَ۔ فَجَرَ۔ مَخَرَ
	پسند آنا	دیکھیے "خوش ہونا"			شَقَّ۔ فَلَقَ۔ فَرَقَ۔ مَزَّقَ (۹)
۱۷	پسند کرنا	حَبَّ۔ وَدَّ۔ اِرْتَضٰی۔ تَخَیَّرَ (۴)	۳۳	پھٹنا	اِنْفَطَرَ اور تَفَطَّرَ۔ شَقَّقَ اور اِنْشَقَّ
۱۸	پکارنا	دَعَا۔ نَادٰی۔ اَذَّنَ۔ اِبْتَہَلَ			اِنْفَلَقَ۔ تَصَدَّعَ۔ تَمَیَّزَ (۵)
		جَہَرَ۔ (۵)	۳۴	پھرنا	دَارَ۔ طَافَ۔ حَارَ۔ تَقَلَّبَ
۱۹	پکڑنا	اَخَذَ۔ بَطَشَ۔ تَنَاوُش۔ قَبَضَ			اور اِنْقَلَبَ نَکَصَ۔ اِنْصَرَفَ۔
		خَطِفَ۔ سَطَا۔ اِعْتَصَمَ۔			وَلّٰی اور تَوَلّٰی اِرْتَدَّ۔ اَدْبَرَ (۹)
		اِسْتَمْسَکَ۔ دَرَکَ (۹)	۳۵	پھیرنا	اَقْلَبَ اور قَلَّبَ۔ صرف۔ دَلّٰی
	پلٹنا	دیکھیے "پھرنا" اور "لوٹنا"			رَدَّ۔ لَفَتَ۔ اَفَكَ (نیز دیکھیے
۲۰	پناہ۔ پناہ گاہ	وَزَر۔ مَوْئِل۔ اَکْنَان۔ مَلْجَأ			منہ پھیرنا۔ (۶)
		مَفَازَۃ۔ مَحِیص۔ مُلْتَحَد (۷)	۳۶	پھسلنا اور	زَلَقَ اور اَزْلَقَ۔ زَلَّ اور اَزَلَّ
۲۱	پناہ مانگنا۔ دینا	اَجَار اور اِسْتَجَار۔ اعاذ		پھسلانا	دَحَضَ اور اَدْحَضَ۔ ھَالَ۔ زَاوَدَ (۵)
		اور استعاذ (۲)	۳۷	پھل	ثَمَر۔ فَاکِہَۃ۔ جَنٰی۔ اُکُل (۴)
۲۲	پوچھنا	سَأَلَ۔ اِسْتَفْتَا۔ اِسْتَنْبَأ (۳)	۳۸	پھل پکنا	یَنَعَ اور جَنٰی (۲)
۲۳	پورا (سارا سب)	کل۔ کامل۔ کَافَّۃ۔ سَلَم (۴)		پھوٹنا	دیکھیے "چشمہ پھوٹنا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) مادی بوجھ اٹھانے کے لیے خواہ یہ ظاہری ہو یا باطنی جیسے ماں کا اپنے پیٹ میں بچہ کا بوجھ اٹھانا یا درخت کا اپنے پھل کا یا بادل کا اپنے پانی کا بوجھ اٹھانا۔ غرض یہ لفظ ہر طرح مستعمل ہے۔ ارشاد باری ہے:

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ (۷/۱۸۹) — جب مرد عورت کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل ہو جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے۔

(۲) معنوی بوجھ اٹھانے کے لیے:

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ (۲۰/۱۱۱) — اور اس زندہ و قائم کے روبرو منہ نیچے ہو جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا۔

اور حَمَلَ عَلٰی بمعنی کسی پر بوجھ لادنا اور حَمَّلَ بوجھ اٹھوانا کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا (۲/۲۸۶) — اور ہم پر بوجھ نہ ڈال۔

۲۔ نَاءَ: (ینوء) کے معنی سخت محنت کرنا اور مشقت سے بوجھ اٹھانا (م۔ل) زیادہ بوجھ ہونے کی وجہ سے مشکل سے اٹھانا یا اٹھا سکنا (م۔ا) ارشادِ باری ہے:

وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ (۲۸/۷۶) — اور ہم نے اس (قارون) کو اتنے خزانے دیے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں۔

۳۔ وَزَرَ: جب کوئی شخص اپنا کپڑا پھیلا کر اس میں اپنا بوجھ رکھ کر اٹھاتا اور چل دیتا ہے تو یہی وَزَرَ کا صحیح مفہوم ہے۔ اسی لیے ذنب یعنی گناہ کو وِزر کہتے ہیں یعنی وہ شخص اپنے کیے ہوئے گناہ کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ (م ل) گویا وزر کا استعمال عموماً گناہوں کے بارگراں اٹھانے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ۔ (۶/۳۱) — اور وہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو جو بوجھ یہ اٹھائیں گے کیسا برا ہے۔

۴۔ اَثَارَ: (ثور) ثار کے معنی کسی چیز کے اوپر اٹھنا ہیں (م ل) اور اَثَارَ کا لفظ اوپر اٹھانے کے لیے آتا ہے۔ اگر یہ لفظ زمین سے متعلق ہو تو اس کے معنی ہل جوتنا ہوتا ہے کہ اس سے زمین کو اوپر اٹھاتے ہیں۔ اور بالعموم اس لفظ کا استعمال ہواؤں اور دریاؤں کو اوپر اٹھانے کے لیے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا (۳۰/۴۸) — خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔

۵۔ اَقَلَّ: قَلَّ بنیادی طور پر دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) کم ہونا (۲) بلند ہونا اور اَقَلَّ بمعنی کسی چیز کو اٹھانا اور بلند کرنا (منجد) اور اَقَلَّ اَثَارَ سے زیادہ ابلغ ہے۔ یعنی ہواؤں کا بارش سے لدے ہوئے بوجھل بادلوں کو معمولی اور حقیر سمجھ کر اٹھائے لیے پھرنا (مف) چنانچہ درج ذیل آیت بھی اس بات کی وضاحت کر رہی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (۴/۷) مقرر شدہ ہیں۔

اور کَثَّرَ عموماً تعداد میں اضافہ کے لیے آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ (۷/۸۶) اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم تھوڑے تھے تو اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔

اور اَكْثَرَ عموماً مقدار میں اضافہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے فرمایا،

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ (۸۹/۱۲) تو انہوں نے اس (زمین) میں زیادہ فساد برپا کر دیا۔

۳۔ ضَاعَفَ: ضعف بمعنی دوگنا (ضد نصف) ضعف الشئ بمعنی کسی چیز کی مثل اتنا ہی اور (مف) خواہ یہ اضافہ مقدار میں ہو یا تعداد میں۔ اور ضَعَّفَ بمعنی دُگنا کرنا اور ضَاعَفَ میں اور زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے ارشاد باری ہے:

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا دیتا ہے اور اللہ فراخی والا اور جاننے والا ہے۔

۴۔ عَفَا: عفا کا عام معنی معاف کرنا ہے تاہم اس کا لغوی معنی یہ بھی ہے کہ کسی چیز کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ بڑھ جائے۔ عفا الشعر بمعنی بالوں کو چھوڑ دینا تاکہ وہ بڑھ جائیں اور لمبے ہو جائیں۔ ارشادِ نبویؐ ہے قَصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی یعنی مونچھوں کو کترو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ اور یہ لفظ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا۔ (۷/۹۵) پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا حتیٰ کہ وہ (مال و اولاد میں) بڑھ گئے۔

اور عفو بڑھی ہوئی اور ضرورت سے زائد چیز کو بھی کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے،

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (۲/۲۱۹) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (راہ خدا میں) کیا خرچ کریں تو کہہ دو جو ضرورت سے زائد بچ رہے۔

۵۔ تَطَوَّعَ: طوع بمعنی دل کی خوشی سے تابعدار ہونا ہے (مف) اور تَطَوَّعَ کے اصل معنی تو بہ تکلف حکم بجا لانا ہے۔ مگر عرف عام میں وہ نیکی کے کام اور عبادات ہیں جو فرائض کے علاوہ اپنے شوق سے سرانجام دی جائیں۔ مثلاً نفلی نماز و صدقات وغیرہ۔ ارشاد باری ہے،

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ (۲/۱۸۴) اور جو شخص روزہ کی طاقت نہ رکھیں تو اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ پھر جو کوئی اپنے شوق سے نیکی میں اضافہ کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

۶۔ نَافِلَةً: نفل بھی واجب پر زیادتی کو کہتے ہیں (مف) اور انفال اموال غنیمت کو۔ نفل اور تطوع میں فرق یہ ہے کہ تطوع میں دل کی خوشی اور شوق بھی ضروری ہوتا ہے جبکہ نوافل کی ادائیگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن بعد میں یہ دونوں الفاظ ہم معنی استعمال ہونے لگے۔ چنانچہ قرآن کریم میں رمی کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (۴/۱۱۲) — اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس سے کسی دوسرے کو متہم کر دے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

اسی طرح قذف کا استعمال قرآن کریم میں مادی اشیاء کے لیے بھی ہوا ہے۔ مثلاً:

وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا (۲۰/۸۷) — ولیکن اٹھوایا ہم سے بوجھ قوم فرعون کے زیور کا سو ہم نے اس کو (آگ میں) پھینک دیا۔

۶۔ جفا: الجفاء بمعنی وہ کوڑا کرکٹ جو وادی کے دونوں کناروں پر رہ جاتا ہے یا ہانڈی کا میل کچیل جو اُبال آنے سے اِدھر اُدھر گر جاتا ہے، کہا جاتا ہے اَجْفَاتِ الْقِدْرِ زَبَدَهَا یعنی ہنڈیا نے اپنا اُبال پھینک دیا۔ قرآن میں ہے:

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً۔ (۱۳/۱۷) — اور وہ جو جھاگ ہے وہ جاتا رہتا ہے سوکھ کر۔ (یعنی دریا اسے کناروں پر پھینک دیتا ہے جو بعد میں وہیں خشک ہو کر جم جاتا ہے)

ماحصل: (۱) نَبَذَ: کسی چیز کو درخورِ اعتنا نہ سمجھتے ہوئے پسِ پشت ڈال دینا۔

(۲) طَرَحَ: فالتو اور ردی چیز سمجھ کر پھینکنا۔

(۳) رَجَمَ: دُور سے پتھر کنکر مارنا یا مار کر ہلاک کرنا۔ سنگسار کرنا۔

(۴) رمی: دُور پھینکنا یا دُور سے پھینکنا } اور ان کا استعمال ظاہری اور معنوی دونوں طرح ہوتا ہے۔

(۵) قذف: }

(۶) جَفَآ: دریا کا اپنے جھاگ یا ہنڈیا کا اپنے ابال کو کناروں پر پھینکنا۔

۴۲۔ پیاسا۔ پیاسا ہونا

کے لیے ظَمْاٰن، وِرْد، هِيْم اور لُهْث کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ظمآن: ظَمَأَ بمعنی پیاسا ہونا۔ اور ظَمَأٌ بمعنی پیاس۔ اور ظَمَأٌ کا لفظ عَطَش (بمعنی پیاس) سے اگلا درجہ ہے (فل ۱۶۲) اور ظَمْاٰن اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی ایسا شخص جو پیاس سے بے قرار ہو رہا ہو۔ بہت پیاسا۔ قرآن میں ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً۔ (۲۴/۳۹) — اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے سراب (میدان میں ریت) کہ پیاسا اسے پانی سمجھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ چشمہ

کے لیے عَیْنٌ، یَنْبُوْعٌ اور سَرِیٌّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَیْنٌ: بمعنی آنکھ اور اس کی جمع قرآن میں اَعْیُنٌ آئی ہے پھر اس اعتبار سے کہ آنکھ سے پانی بہتا ہے۔ مشکیزہ کے منہ کو بھی عَیْنٌ کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح پانی کے اس چشمہ کو بھی جس سے پانی جاری ہو جائے (مف) اور عَیْنٌ جاری چشمہ کے معنی میں آتا ہے اور اس کی جمع قرآن میں عُیُوْنٌ آئی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۵۴/۱۲) — اور زمین میں چشمے جاری کردیے تو پانی ایک کام کے لیے جو مقدر ہو چکا تھا جمع ہو گیا۔

اور عَیْن کا اطلاق جھیل اور خلیج پر بھی ہو سکتا ہے۔ دیکھیے ـــــ "پانی کے راستے"

۲۔ یَنْبُوْعٌ: نَبَعَ بمعنی چشمہ سے پانی پھوٹنا اور منبع اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ اور یَنْبُوْع ایسے چشمہ کو کہتے ہیں جس سے پانی اُبل رہا ہو (مف) اور اس کی جمع ینابیع (۳۹/۲۱) آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًا (۱۷/۹۰) — اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائینگے جب تک کہ ہمارے لیے زمین سے چشمہ نہ جاری کردو۔

۳۔ سَرِیٌّ: بمعنی چھوٹی سی نہر۔ جاری نہر (ف ل ۲۶۱ منجد) اس کی جمع اَسْرِیَۃٌ اور سُرْیَان آتی ہے اور سَرِیَّۃ چھوٹے سے لشکر یا فوجی دستے کو بھی کہتے ہیں جس کی جمع سرایا ہے۔ اور ساریہ بمعنی رات کو جانے والی تھوڑی سی فوج (منجد) گویا اس میں چھوٹائی کا تصور پایا جاتا ہے۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا (۱۹/۲۴) — تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ پیدا کر دیا ہے۔

ماحصل: چشمہ کو جریان کے اعتبار سے عین اور زمین سے پانی پھوٹنے کے اعتبار سے ینبوع اور جاری شدہ چشمہ جو چھوٹی نہر کی شکل اختیار کر جائے اسے سَرِیٌّ کہتے ہیں۔

۱۱۔ چشمہ کا پھوٹنا اور بہنا

کے لیے فَارَ، اِنْبَجَسَ، اِنْفَجَرَ، فَجَّرَ، نَضَخَ، سَالَ (سیل)، جَرٰی اور فَاضَ (فیض) کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ فَارَ: بمعنی جوش مارنا اور ابلنا (منجد) اور فور بمعنی غلیان یا اُبال (م۔ل) ہے۔ فَارَ الْقِدْرُ بمعنی ہانڈی کا جوش مارنا۔ فَارَ الْمَاءُ بمعنی پانی کا جوش مارنا اور فَارَ الْعِرْقُ بمعنی رگ کا مضطرب ہونا (منجد) ہے گویا فار میں پانی بہنے کی بجائے اس کے جوش مار کر اُوپر اٹھنے کا تصور پایا جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ نیچے پانی کا دباؤ زیادہ ہو اور سوراخ تنگ ہو۔ اسی سے مشہور لفظ فوّارہ مشتق ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈ

۱۔۔۔۔۔ ڈالنا

کے لیے اَلْقٰی، سَلَکَ، نَبَذَ، قَذَفَ، اَفْرَغَ اور اَوْقَعَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَلْقٰی: لَقِیَ بمعنی دو متقابل چیزوں کا آمنے سامنے آنا۔ ملاقات کرنا۔ لیکن باب اِفْعَال میں جاکر اس کے بنیادی معنی بدل جاتے ہیں۔ اَلْقٰی بمعنی کسی چیز کو یوں ڈالنا، پھینکنا یا رکھ دینا کہ دوسروں کو سامنے نظر آئے (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ۔ (۷/۱۰۷) موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دی تو وہ اسی وقت صریح اژدھا (ہو گیا)

اور اَلْقٰی کا لفظ معنوی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ (۲۰/۳۹) اور میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی۔

پھر یہ لفظ "دل میں بات ڈالنا" کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور اسے اِلْقَاء کہتے ہیں۔ یہ بحث "دل میں بات ڈالنا" میں دیکھیے۔

۲۔ سَلَكَ: کی بحث "داخل کرنا" میں گزر چکی۔ اس کے بنیادی معنی ایک چیز کو دوسری میں کھینچنا یا ایک چیز کو دوسری میں رکھ دینا ہے۔ اسی لحاظ سے یہ لفظ کبھی کبھی ڈالنا کا معنی دے جاتا ہے۔ جیسے:

اُسْلُكْ يَدَكَ فِیْ جَيْبِكَ (۲۸/۳۲) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو۔

۳۔ نبذ: کے بنیادی معنی کسی چیز کو در خورِ اعتنا نہ سمجھ کر پھینکنا یا پسِ پشت ڈالنا ہے (یہ بحث پھینکنا میں دیکھیے) سلک کی طرح اس کا ترجمہ بھی کبھی ڈالنا سے کیا جاتا ہے جیسے:

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ (۳۷/۱۴۵) پھر ہم نے اسے (یونسؑ کو) فراخ میدان میں ڈال دیا، اور وہ بیمار تھا۔

۴۔ قَذَفَ: بمعنی دور سے پھینکنا (یہ بحث "پھینکنا" میں دیکھیے) مگر بعض جگہ اس کا ترجمہ بھی ڈالنا سے کر لیا جاتا ہے جیسے:

وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ (۵۹/۲) اور اللہ نے ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔

۵۔ اَفْرَغَ: فَرَغَ بمعنی کسی کام سے فارغ ہونا (ضد شغل) بھی ہے اور خالی ہو جانا بھی۔ اور اَفْرَغَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(منجد) ارشادِ باری ہے:

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ۔ (۶۵/۸) — اور بہت سی بستیوں (یعنی اس کے باشندوں) نے اپنے پروردگار کے احکام اور اُس کے رسولوں کی اطاعت سے سرکشی کی۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

تِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا۔ (۱۸/۵۹) — یہ بستیاں (جو ویران پڑی ہیں) جب انہوں نے ظلم کیا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا۔

ماحصل: (۱) مَدِيْنَة: وُہ بستی ہے جہاں لوگ اصول وقواعد کے تحت رہتے ہوں۔

(۲) بَلَد: وُہ شہر جس کی حد بندی کی گئی ہو۔ (۳) مِصْر: حد بندی شدہ اور فصیل والا شہر۔

(۴) دِيَار: کا اطلاق گھر، گاؤں، قصبہ، شہر، ملک اور پوری دنیا پر بھی ہو سکتا ہے۔

(۵) قَرْيَة: بڑی بستی۔ شہر یا گاؤں۔ بستی اور اس کے رہنے والے لوگ۔

۱۵ — شیشہ

کے لیے زُجَاجَة (زج) اور قَوَارِيْر (قور) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ زُجَاجَة: بمعنی شیشہ (GLASS) کانچ۔ بلور معروف لفظ ہے۔ شیشہ کا ٹکڑا یا شیشے کا برتن سب کے لیے مستعمل ہے۔ اَلزُّجَاجِی بمعنی شیشہ بیچنے والا۔ اور زِجَاجَة بمعنی شیشہ گری کا پیشہ (منجد) اور بمعنی آبگینہ (م۔ ا) یعنی زُجَاجَة سے مراد ایسا شیشہ ہے جس میں سے آر پار دیکھا جا سکے۔ قرآن میں ہے:

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ (۲۴/۳۵) — وُہ چراغ ایک قندیل میں ہو۔ اور وُہ قندیل ایسی (شفاف ہو) گویا چمکتا ہوا تارا۔

۲۔ قَوَارِيْر: (واحد قارورہ) بمعنی کوئی پینے کی چیز (مشروب) یا کھجور یا چھوہارے رکھنے کا برتن (منجد) شیشے کا برتن۔ اور حکیموں کی اصطلاح میں شیشے کا وہ برتن جس میں مریض کا پیشاب برائے ملاحظہ حکیم کو پیش کیا جائے۔ اور قَارُوْرَہ ہر اس شیشہ کو کہتے ہیں جو کسی غرض کے لیے بنایا گیا ہو خواہ یہ چہرہ دیکھنے کا ہو یا عمارتوں کی زیبائش کے لیے رنگدار بنایا گیا ہو یا برتن سازی میں استعمال ہو۔ ارشادِ باری ہے:

يُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا (۷۶/۱۶) — (خدام) چاندی کے برتن لیے ان کے لیے اردگرد پھریں گے اور شیشے کے (نہایت شفاف) گلاس۔

ماحصل: (۱) زُجَاجَة: بمعنی آبگینہ۔ کانچ۔ بلور جس کے آر پار دیکھا جا سکے۔

(۲) قَوَارِيْر: وُہ شیشہ ہے جس کو کسی غرض کے لیے بنایا جائے۔ شیشہ کی مصنوعات۔ خواہ پھولدار اور رنگین ہوں۔

شیطان کے لیے دیکھیے — جن — !

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ ــــ کہانیاں ــ واقعات

کے لیے اَسَاطِیْر[1]، اَحَادِیْث[2] اور قَصَص[3] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَسَاطِیْر: اَسْطُوْرَہ، اَسِیْطَرۃ اور اِسْطَار تینوں اَسَاطِیْر کے واحد ہیں۔ اور اسطار، سطر سے مشتق ہے بمعنی ہر وُہ چیز جو سطور میں لکھی گئی ہو۔ یا ضبط تحریر میں آچکی ہو لیکن حقیقت میں مُہمَل، بے اصل اور بے بنیاد بات (منجد) ایسی کہانیاں یا افسانے جو حقیقت پر مبنی نہ ہوں۔ قرآن میں ہے:

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۶/۲۵) — کافر یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۲۔ اَحَادِیْث: (واحد حَدِیْث) ہر وُہ بات جو معرض وجود میں آئے اور پہلے نہ ہو وہ حدیث ہے پھر اس لفظ کا اطلاق ایسے واقعات پر بھی ہوتا ہے۔ جنھیں لوگ مرورِ زمانہ کی وجہ سے بھول چکے ہوں۔ سبق آموز پرانے واقعات۔ ارشادِ باری ہے:

كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ (۲۳/۴۴) — جب بھی کسی امت کے پاس رسول آیا تو وُہ اُسے جھٹلاتے رہے۔ اور ہم نے بھی ان کے بعض کو بعض کے پیچھے لگا دیا (اور اس طرح انھیں یوں ملیا میٹ کیا کہ) ان کو کہانیاں بنا دیا۔

۳۔ قَصَص: (قِصَّہ کی جمع) قَصَّ بمعنی نشانِ قدم پر چلنا۔ اور قَصَّ بمعنی واقعہ بیان کرنا (م۔ق) اور قصص سے مراد ایسے واقعات ہیں جو عام لوگوں میں مشہور اور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہے۔ زبان زد واقعات۔ ارشادِ باری ہے:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۱۲/۳) — (اے پیغمبرؐ!) ہم آپ کے سامنے ایک بہت اچھا قصہ بیان کرتے ہیں۔

ماحصل: (۱) اَسَاطِیْر: بے بنیاد واقعات (۲) احادیث: بھولے بسرے مگر سبق آموز واقعات۔ (۳) قَصَص: زبان زد واقعات۔

۳۲ ــــ کھال

کے لیے جِلْد اور شَوٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ جِلْد: کسی جاندار کے جسم کی کھال اور پورے جسم کا اوپر کا حصہ اس کی کھال یا جلد ہے (مف) اور یہ لفظ عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا (۴/۵۶) — جب بھی ان کی کھالیں گل (اور جل) جائیں گی تو ہم ان کی کھالیں بدل دیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اَوْثَقَ : کسی چیز کو کسی دوسری چیز کے ذریعہ مضبوط اور قابلِ اعتماد بنانا۔

(۴) شَدَّ : کسی چیز کو قوت دے کر فی نفسہٖ مضبوط بنا دینا۔

(۵) اَتْقَنَ : فنی مہارت سے کسی چیز کو مضبوط بنانا

(۶) ربط اللّٰہ علی القلب : اللہ کا دل کو صبر دے کر مضبوط کرنا۔

(۷) اٰزَرَ : قوت بہم پہنچا کر آہستہ آہستہ مضبوط کرتے جانا۔

(۸) اَکَّدَ : عہد و پیمان اور قسموں کو مضبوط کرنا۔

(۹) عَقَّدَ : بیع، نکاح اور دیگر ہر قسم کے عہد و پیمان کو مضبوط بنانے کے لیے آتا ہے اور اَکَّدَ سے اعم ہے۔

(۱۰) سَنَّدَ : سہارا دے کر مضبوط کرنا۔

(۱۱) رَصَّ : سیسہ پلا کر کسی چیز کو مضبوط کرنا۔

(۱۲) شَیَّدَ : چونے وغیرہ کا پلستر کر کے عمارت کو مضبوط کرنا۔

(مضبوطی سے پکڑنا ــ کے لیے دیکھیے پکڑنا)

۳۳ــ معاف کرنا، بخشنا ــ درگزر کرنا ــ معافی چاہنا

کے لیے عَفَا (عفو) اَصْفَحَ، غَفَرَ، تَصَدَّقَ، تَجَاوَزَ (عن) کَفَّرَ (عن) اور حِطَّةٌ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ عَفَا : عقوبت یا کسی سے بدلہ لینے سے دستبردار ہو جانا (م۔ل) جو شخص سزا کا مستحق ہو اسے چھوڑ دینا۔ اس کے قصور کا بدلہ نہ لینا۔ خواہ یہ قصور چھوٹا ہو یا بڑا (عَفو کا دوسرا معنی "زائد" میں ملاحظہ فرمائیے) ارشاد باری ہے:

عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ (۹/۴۳) اللہ آپ کو معاف فرمائے۔ آپ نے ان منافقین کو اجازت کیوں دی؟

۲۔ اَصْفَحَ : درگزر کرنا۔ جانے دینا۔ کسی کو اس کے قصور کا احساس نہ ہونے دینا۔ اس سے بازپرس بھی نہ کرنا۔ یہ کام معاف کرنے سے مشکل ہے۔ اور اَصْفَحَ، عَفَا سے ابلغ ہے۔ عَفَا ترک عقوبت ہے اور اَصْفَحَ ترک ملامت (مف) (م۔ل) کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (۲/۱۰۹) سو انھیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کرو۔ تاآنکہ اللہ اپنا حکم بھیجے۔

۳۔ غَفَرَ : بمعنی کسی چیز پر کوئی ایسی چیز پہنا دینا جو اسے میل کچیل یا کسی دوسری مضرت سے محفوظ رکھے (مف) کہتے ہیں غفر الشباب بالخضاب اس نے خضاب سے بالوں کی سفیدی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کتابوں کے علاوہ حضرت موسیٰؑ سے پہلے انبیاء پر صحیفے نازل ہوتے رہے۔ بلکہ حضرت موسیٰؑ پر بھی ابتداءً صحیفے ہی نازل ہوئے۔ یہی صحیفے جب مجتمع شکل میں ہوں تو کتاب کہلاتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى (۸۷/۱۸-۱۹) — یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے۔ یعنی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

قرآن کریم کے علاوہ کوئی آسمانی کتاب یا صحیفہ اپنی اصل زبان میں موجود نہیں۔ پھر ان سب کتابوں میں تحریف بھی ہو چکی ہے۔ آج کل جو "عہد نامہ مقدس" اردو میں بائیبل سوسائٹی کی طرف سے اردو ترجمہ کی صورت میں متداول ہے اس میں تورات، زبور، انجیل تینوں کتابیں شامل ہیں۔ اسی طرح اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن بھی ملتا ہے۔ مگر اصل زبان میں کوئی چیز بھی موجود نہیں۔ ان متداول کتابوں کے مطالعہ ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان میں جو کچھ درج ہے وہ سب الہامی نہیں ہو سکتا۔ دوسرے لوگوں کے اقوال کو بھی ان میں شامل کر کے اس سارے مجموعہ کو الہامی قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کریم اپنے دعوے کے مطابق لوگوں کی دستبرد سے آج تک محفوظ ہے اور آئندہ بھی اس میں تحریف ناممکن ہے۔ اصل زبان میں متداول ہے اور اس میں تمام سابقہ کتب سماویہ کا خلاصہ بھی آ گیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (۹۸/۲-۳) — اللہ تعالیٰ کا رسول جو پاک اوراق پڑھتا ہے۔ اس میں مستحکم آیات سب موجود ہیں۔

لہٰذا قرآن کریم کی ان خصوصیات نے سب لوگوں کو سابقہ تمام کتب سماویہ اور صحائف سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اب اس مجموعہ "عہد نامہ مقدس" یا بائیبل سے صرف وہ بات ہی درست اور مستند سمجھی جا سکتی ہے جو قرآن کریم کے مطابق ہو یا اس کے مخالف نہ ہو۔

۴ — اسمائے ابرار

قرآن کریم میں انبیاء کے علاوہ مندرجہ ذیل نیک لوگوں کے نام یوں مذکور ہیں۔

۱۔ ذوالقرنین: لغوی معنی دو سینگوں والا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس خدا ترس بادشاہ کے دو سینگ تھے۔ بلکہ اس کی مملکت اور مقبوضہ علاقہ کی شکل ایک مینڈھے کی سی بن جاتی ہے جس کے دو سینگ بھی ہوں یہودیوں میں اس "دو سینگوں والے" کا بڑا چرچا تھا۔ اس کا اصل نام خورس ہے۔ اسی کی ٹکر نے آخرکار بابل کی سلطنت کو پاش پاش کیا اور بنی اسرائیل کو اسیری سے نجات دلائی۔ خورس کا زمانہ عروج ۵۴۹ ق.م ہے۔ ۵۲۹ ق م میں اس نے بابل کو فتح کیا اور بنی اسرائیل کو رہا کیا۔ اور خدائے واحد کی عبادت کے لیے بیت المقدس میں دوبارہ ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر کا حکم دیا۔

۲۔ زید بن حارثہ: حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے غلام تھے جو انہوں نے رسول اللہ کو ہدیۃً دے دیا تھا۔ حضرت زید کے ورثاء کو پتہ چلا تو وہ اس کی قیمت ادا کر کے اسے آزاد کرا کر ساتھ لے جانے کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ